بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۲۶ صفر ۱۳۹۸ھ ۰ ۵ تبلیغ ۱۳۵۷ہش ۰ ۵ فروری ۱۹۷۸ء	نمبر ۳۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جبتک انسان متّقی نہیں بنتا اسکی عبادات میں قبولیّت کا رنگ پیدا نہیں ہوتا

یہ بالکل سچّی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے

"بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہیئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالےٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ جب تم ایسی سعی کروگے تو اللہ تعالےٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی۔ جب تک انسان متّقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیّت کا رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انّما یتقبّل اللّٰہ من المتّقین یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچّی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ ان عبادات کی قبولیّت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہوگئی ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہوگئے ہیں۔ جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں اس وقت تک نری ٹکریں ہی ہیں۔ اس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کر دیا۔ یا رات کو چوری کرلی۔ کسی کے مال یا امانت میں خیانت کرلی۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بُخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کر دیا۔ کسی کی آبرو پر حملہ کر دیا۔ غرض اِس قسم کے عیبوں اور بُرائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا رہا تو تم ہی بتاؤ اس نماز نے اسے کیا فائدہ پہنچایا؟"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

زخم کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بہتر ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

میرے چھوٹے بھائی خلیفہ فلاح الدین احمد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۸ء کو لندن میں پہلا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام نور الدین احمد تجویز فرمایا ہے۔

نومولود محترم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور محترم نذیر احمد صاحب ڈار آف لندن کا نواسہ ہے۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار خلیفہ صباح الدین احمد
مربی سلسلہ احمدیہ مقیم اسلام آباد

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا چوتھا مرحلہ ۲۸ فروری کو ختم ہو رہا ہے

دُنیا کی مختلف جماعت ہائے احمدیہ کو یاد دہانی کے لئے گذارش ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی مرحلہ وار ہو رہی ہے۔ چوتھا مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء کو ختم ہو رہا ہے جائزہ لیں کہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ہر وعدہ کنندہ سے اس کے وعدہ کا کم از کم ۱/۵ تک وصول ہو جائے۔

نئے وعدہ کرنے والوں سے ۱/۱۲ وصولی ہو جانی چاہیئے۔ غلبہ اسلام کے جلد حصول کے لئے اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مطالعہ کتب

خدام الاحمدیہ کے لئے ہر ماہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب مطالعہ کے لئے مقرر کی جاتی ہے فروری کے لئے "سبز اشتہار" مقرر کیا گیا ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ر تبلیغ ۱۳۵۷ھش
۵ر فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جملہ انبیاء کرام کی تعلیم کا مرکزی نقطہ!

اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی مامور اصلاحِ خلق اور غلبہ حق کی غرض سے دنیا میں مبعوث ہوئے انہوں نے اُن لوگوں کو جن کی طرف وہ مبعوث کئے گئے تھے دو باتوں کی ضرور تلقین کی ایک استغفار اور دوسرے توبہ۔ وہ لوگوں سے یہی کہتے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور لغزشوں کی بخشش طلب کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔

اکثریت ان کی آواز پر کان دھرنے اور ان کی نصیحتوں پر عمل کرنے سے انکار کر دیتی تھی برخلاف اس کے ابتداء میں جو معدودے چند لوگ ان پر ایمان لاتے تھے وہ استغفار اور توبہ کو اپنا مستقل شعار بنا لیتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ استغفار اور توبہ نہ کرنے والے تعداد اور قوت و طاقت میں زیادہ ہونے کے باوجود رفتہ رفتہ کمزور ہوتے چلے جاتے تھے برخلاف اس کے استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنانے والے قلیل التعداد اور کمزور و بے بضاعت ہونے کے باوجود زور پکڑتے چلے جاتے تھے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آتا تھا کہ ان قلیل التعداد بے زر اور بے زور لوگوں کو اللہ تعالیٰ اُن کے طاقتور مخالفوں پر غالب کر دکھاتا تھا۔ انہیں یہ غلبہ استغفار اور توبہ کو اپنا مستقل شعار بنانے کی وجہ سے ہی حاصل ہوتا تھا۔

بعثتِ مامورین اور ان پر ایمان لانے والے کمزور و بے بضاعت لوگوں کے اپنے طاقتور مخالفوں پر بالآخر غالب آنے کے ضمن میں استغفار اور توبہ کی اس اہمیت کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود ذکر کیا ہے اور کیا بھی ہے بار بار اور بتکرار۔ مثال کے طور پر جب ہود علیہ السلام قوم عاد کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور انہوں نے اپنی اس قوم کو معبودانِ باطلہ کی پرستش سے باز آنے اور خدائے واحد کی عبادت کرنے کی دعوت دی تو ساتھ ہی انہیں مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا:۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ○ (ہود آیت ۵۳)

ترجمہ:۔ اے میری قوم! تم اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف (کامل) رجوع اختیار کرو۔ جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا۔ اور مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

اسی طرح جب صالح علیہ السلام قوم ثمود کی طرف مبعوث کئے گئے اور انہوں نے بھی انہیں شرک سے باز آنے اور صرف خدائے واحد کی عبادت کرنے کی تلقین کی تو اس کے ساتھ ہی انہیں یہ بھی نصیحت فرمائی:۔

فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ○
(ہود آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ تم اُس سے بخشش طلب کرو اور اُس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا رب یقیناً قریب ہے (اور دعائیں) قبول کرنے والا ہے۔

پھر قوم مدین کی طرف بھیجے گئے مامور یعنی حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی اُنہیں راہِ حق کی طرف بلانے کے ساتھ ساتھ وہی نصیحت کی جو قبل ازیں حضرت نوحؑ، حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ اور دوسرے مامورینِ الٰہی اپنی اپنی قوموں کو کرتے رہے تھے۔ انہوں نے کہا:۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ○ (سورۃ ہود آیت ۹۱)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو اور پھر اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا رب یقیناً بار بار رحم کرنے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفارِ مکہ کو مخاطب کر کے یہی نصیحت فرمائی اور ساتھ ہی استغفار اور توبہ کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات سے بھی انہیں تفصیل سے آگاہ فرمایا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ○ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ○ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ○ (ہود آیات ۲ تا ۴)

ترجمہ:۔ (یہ) ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیات کو محکم کیا گیا ہے اور نیز انہیں کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ حکیم اور خبیر ہستی کی طرف سے ہے اور (اس تعلیم پر مشتمل ہے کہ) تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور یہ کہ تم اپنے رب سے بخشش مانگو اور اُس کی طرف (سچا) رجوع کرو۔ (تب) وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا اور نیز ہر ایک فضیلت والے شخص کو اپنا فضل عطا کرے گا۔ اور اگر تم پھر جاؤ گے تو میں یقیناً تم پر ایک بڑے (ہولناک) دن کے عذاب (کے آنے) سے ڈرتا ہوں کیونکہ میں خدا کی طرف سے بلاشک و شبہ تمہارے لئے ہوشیار کرنے والا اور اہم خبریں دینے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔

ان اور ان جیسی جملہ دیگر آیات سے ظاہر ہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت اور تعلیم کا مرکزی نقطہ یہی تھا اور ہے کہ لوگ صرف اور صرف خدائے واحد کی عبادت کریں نیز اس سے بخشش مانگیں اور اُس کی طرف کامل رجوع اختیار کریں یعنی توحید پر سختی سے قائم ہو کر استغفار اور توبہ کو اپنا مستقل شعار بنائیں اور اس سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں۔ جن لوگوں نے مامورینِ الٰہی کی اس دعوت کو قبول نہیں کیا وہ کثرتِ تعداد اور کثرتِ مال و اولاد اور وسائل کی بہتات کے باوجود دن بدن کمزور ہوتے چلے گئے اور بالآخر موردِ غضبِ الٰہی ہوئے اور جنہوں نے اُن کی اس دعوت کو قبول کیا اور اس پر سختی سے عمل پیرا ہوئے وہ قلتِ تعداد اور کمزوری و بے بضاعتی کے باوجود ترقی کرتے اور غالب آتے چلے گئے اور اس طرح حق کو غالب کرنے کا موجب بنے۔ سو گویا استغفار اور توبہ عذاب الٰہی سے حفاظت کا ذریعہ ہیں اور ان سے ہی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور فوز و فلاح میسر آتی ہے اور انہی کی وجہ سے خدا تعالیٰ مومنوں کی کمزوری اور بے بضاعتی کو دُور کر کے انہیں بالآخر غلبہ عطا کرتا ہے۔

چندہ تعمیر مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

۸ر دسمبر ۱۹۷۷ء تا ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۷ء اس مد میں ۵,۴۸۸ روپے چندہ وصول ہوا ہے۔ ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۷ء تک اس مد کی کل وصولی ۲,۳۸,۰۰۴-۳۷ روپے ہو گئی ہے۔ جبکہ لجنہ اماء اللہ نے اس غرض سے مبلغ ۳,۲۸,۵۰۰ روپے جمع کرنے ہیں۔ گویا مزید نوّے ہزار روپے کی ضرورت ہے۔

تعمیر کا کام عنقریب دوبارہ شروع کر دیا جائے گا تاکہ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس شروع کر دیا جائے گا تاکہ فضل عمر کلاس شروع ہونے سے قبل مکمل ہو جائے۔ تمام لجنات اس چندہ کی طرف توجہ دیں۔ نمایاں چندہ دینے والی بہنوں اور لجنات کے نام بھی تعمیر شدہ مہمان خانہ کے دفتر میں کندہ کروائے جائیں گے تا یادگار رہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتِ ثانیہ

تقریر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۳)

ایک زبردست حوالہ

اور اب ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کے بعد ہمارے غیر مبائعین بھائی بھی علی الاعلان یہ تسلیم کرنے لگے ہیں کہ فی الواقعہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہی کا نظام ہے۔ اس کے ثبوت میں نہایت واضح حوالہ اخبار "پیغام صلح" سے پیش کرتا ہوں۔

حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "پیغام صلح" لکھتا ہے:-

"حضرت مولانا کو حضرت مسیح موعودؑ کے بعد تمام جماعت نے بالاجماع خلیفہ منتخب کیا اور آپ کا چھ سالہ دورِ خلافت مسیح موعودؑ ہی کے دورِ ماموریت کا گویا تتمہ تھا جس کے دوران جماعت نے "قدرتِ ثانیہ" کی وہ شان دیکھی جس کی خوشخبری مسیح موعودؑ نے "الوصیت" میں دی تھی۔"

(پیغام صلح - ۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۳)

کیا صاف اور واضح اعتراف ہے کہ دورِ خلافت ہی "قدرتِ ثانیہ" ہے اور خلافت کے ذریعہ ہی "قدرتِ ثانیہ" کے جلوے نظر آتے ہیں۔ اور تمام جماعت نے بالاجماع حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی کو خلیفہ منتخب کرکے اس بات کا ثبوت مہیا کر دیا کہ رسالہ "الوصیت" میں اپنی وفات کے بعد "قدرتِ ثانیہ" کے ظہور کی جو خبر دی گئی اس سے مراد خلافت ہی ہے۔

اس حوالہ سے جہاں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہے وہاں یہ بھی ثابت ہو گیا کہ "الوصیت" میں خلافت کا ذکر موجود ہے جس کے مطابق ہی خلیفہ اوّل رض کا انتخاب ہوا۔

حضرات! ان شواہد سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت مبائعین یعنی ہمارا موقف ہی درست ہے اور ہم پوری معرفت اور بصیرت کے ساتھ اس بات پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت کا نظام ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایمان تھا یہی آپ کی وفات پر جماعت کا ایمان اور یقین تھا اور اسی پر جماعت کا سب سے پہلا اجماع ہوا۔ اور اسی حقیقت کو حضرت خلیفہ اوّل رض نے عملاً تسلیم کیا۔

بعض اوہام کا ردّ

لیکن باوجود اس واضح حقیقت کے جیسا کہ شروع تقریر میں اشارۃً ذکر کر چکا ہوں کچھ لوگ اس وہم میں مبتلا نظر آتے ہیں کہ "قدرتِ ثانیہ" کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا۔ اس سلسلہ میں ان کے مختلف موقف ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ "دوسری قدرت" یا "قدرتِ ثانیہ" سے مراد صرف وہ تائید الٰہی ہے جس کا ظہور بعد وفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضروری ہے....... "قدرت ثانی" سے مراد کسی خاص شخص کو لینا (یعنی اس سے خلیفہ سمجھنا) الفاظ کے ساتھ ہنسی کرنا ہے (رسالہ الوصیت شائع کردہ غیر مبائعین ص الف)

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر جو رسالہ الوصیت سے اس وقت خاکسار نے پڑھ کر سنائی ہے اور جس سے سات ثبوت پیش کئے ہیں قطعاً اس موقف کی تائید نہیں کرتے بلکہ اس کو ردّ کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو نہایت واضح طور پر "قدرتِ ثانیہ" کی مثال حضرت ابوبکر صدیق رض کے ساتھ دے کر اور یہ فرما کر کہ "قدرتِ ثانیہ" نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں اور جب میں جاؤں گا تب خدا تعالیٰ اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ اس بات کو واضح کر دیا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد محض مادی یا روحانی مدد یعنی تائید الٰہی نہیں کیونکہ ایسی تائید الٰہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی زندگی میں بھی حاصل تھی اور اسی تائید الٰہی کے سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں نشانات جماعت نے مشاہدہ کئے۔ کون احمدی یہ بات کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی زندگی میں تائید الٰہی حاصل نہ تھی۔ آپ کا ایک سے لاکھوں ہو جانا۔ ؎

"ہجوم خلق سے ارض حرم ہے"

کا نظارہ ہے۔ کس سے یہ بات چھپی ہوئی ہے آپ کے مقاصد کا ایک حد تک دنیا میں تمام ہو جانا آپ کی جماعت کا اقطاب و ابدال بن جانا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے قبولیت دعا کے ہزاروں واقعات کا دنیا کے سامنے آنا۔ آپ کی عظیم پیشگوئیوں کا پورا ہو جانا۔ ادیان باطلہ پر آپ کو زبردست دلائل سے غلبہ حاصل ہو جانا اور ایک دنیا کا علی الاعلان اس بات کا اعتراف کرنا۔ یہ سب امور ایسے ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کو تائید الٰہی حاصل تھی اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ تائید الٰہی سے تائید یافتہ تھا۔ پس "قدرتِ ثانیہ" سے محض تائید الٰہی مراد لینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وضاحت کے سراسر خلاف ہے۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک "قدرتِ ثانیہ" سے مراد محض تائید الٰہی تھی تو پھر آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ جب تک میں نہ جاؤں "قدرتِ ثانیہ" آ نہیں سکتی۔ اور جب میں جاؤں گا تب خدا تعالیٰ "قدرتِ ثانیہ" کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ آپ کا یہ فرمان اس بات کا مظہر ہے کہ آپ کے نزدیک "قدرتِ ثانیہ" ایک ایسا نظام ہے جو آپ کی زندگی میں نہیں تھا بلکہ آپ کی وفات کے بعد اس نے قائم ہونا تھا۔ اور جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے یہ نظام خلافت کا نظام ہے جو حضورؑ کی وفات کے بعد قائم ہوا۔

یہ بھی یاد رہے کہ تائید الٰہی بھی "قدرتِ ثانیہ" کے ذریعہ ہی جماعت کو حاصل ہوتی ہے۔ جو خلافت سے محروم ہیں وہ تائید الٰہی سے بھی محروم ہیں۔

"قدرتِ ثانیہ" سے قومی طاقت مراد نہیں

دوسرا موقف یہ پیش کیا جاتا ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" یا دوسری قدرت سے قومی طاقت اور جماعت من حیث القوم مراد ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "الوصیت" کی تحریر میں یہ فرمایا ہے کہ:

"وہ دائمی ہے اور ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

اور نظام خلافت کا سربراہ چونکہ خلیفہ ہوتا ہے اور وہ انسان فوت ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ تو رہ نہیں سکتا لہٰذا "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت نہیں بلکہ قومی طاقت اور جماعت ہے لیکن یہ موقف بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح ارشادات کے سراسر منافی ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں:-

"دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

اگر "قدرتِ ثانیہ" سے مراد حضورؑ کے نزدیک قومی طاقت اور فی ذاتہ جماعت ہوتی تو یہ تو آپ کی زندگی میں بھی موجود تھی۔ نہایت مخلص، جانی و مالی طور پر قربان ہونے والے فدائی ایثار پیشہ لوگوں کے رنگ میں بدرجہ اتم موجود تھی اور بلاشبہ یہ زبردست طاقت تھی۔ ایسی جماعت کی موجودگی میں پھر حضورؑ یہ کس طرح فرما سکتے تھے کہ:-

"دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ اور جب میں جاؤں گا تو خدا دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔"

یہ الفاظ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ حضورؑ کے نزدیک "قدرتِ ثانیہ" سے مراد قومی طاقت یا جماعت نہیں بلکہ اس سے مراد خلافت ہے جس کا قیام آپ کی وفات کے بعد ہونا تھا۔ اسی طرح حضورؑ کا یہ فرمانا کہ:-

"جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی...... تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس جو آخر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے اور صحابہ رض بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔" (الوصیت ص ۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضورؑ کے یہ الفاظ بھی اس امر کی وضاحت کر رہے ہیں کہ آپ کے نزدیک جماعت "قدرتِ ثانیہ" سے مراد نبی نہیں بلکہ نظامِ خلافت مراد ہے اور یہ کہ اس سے مراد خلفاء کا پے در پے آنا ہے جن کے ذریعہ سے جماعت کو گرنے سے سنبھالا جاتا ہے۔ دین کی تمکنت اور قومی شیرازہ کو استحکام حاصل ہوتا ہے۔

باقی رہا یہ کہ حضورؑ نے فرمایا تھا کہ وہ دائمی ہے اور ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ اس میں دراصل آپؑ نے ایک عظیم الشان بشارت کی خبر جماعت کو دی تھی کہ اب میرے بعد خلافت کا سلسلہ دائمی طور پر جاری رہے گا۔ اور اس منصبِ خلافت پر فائز ہونے والے پے در پے میرے بعد آتے رہیں گے۔ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا۔ علیٰ ہذا القیاس قیامت تک خدا کے وعدوں اور اس کی تقدیر کے مطابق یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ انشاء اللہ!

تیسرا موقف یہ پیش کیا جاتا ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" کا ظہور تو بے شک انسان کی صورت میں ہی ہوتا ہے لیکن یہ ظہور قربِ قیامت سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے معاً بعد۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس کے ظہور کے لئے تم سب مل کر دعا کرتے رہو۔ اس موقف میں اگرچہ یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" کا ظہور کسی انسان کی صورت میں ہی ہوگا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے معاً بعد اس کا ظہور نہیں ہوگا بلکہ قیامت کے قریب اس کا ظہور ہوگا۔ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو غور سے پڑھا ہے اور بالخصوص رسالہ "الوصیت" کی تحریر کو توجہ سے سنا ہے وہ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح طور پر یہ اعلان کر دیا ہے کہ نبی کی وفات پر جب قوم پر ایک غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے اور لوگ غم کے مارے دیوانے ہو جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹنے لگتی ہیں تو خدا تعالیٰ اسی وقت دوسری قدرت کو ظاہر کر کے ان کی تسلی کی صورت پیدا کر دیتا ہے اور ان کو پھر سے تمکنت عطا فرماتا ہے اور ان کے خوف کو دور کر دیتا ہے اور دین کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیتا ہے۔ چنانچہ اس کی وضاحت کے لئے آپؑ نے حضرت ابوبکرؓ کی مثال دی کہ ایسے وقت میں ان کو کھڑا کر کے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اس وعدہ کو پورا کر دیا جو اس آیت میں فرمایا تھا:۔

"وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ
دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ
بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔"

بھلا کوئی صاحبِ عقل اس امر کو تسلیم کر سکتا ہے کہ مصیبت تو نبی کی وفات پر قیامت بن کر ٹوٹے جس سے لوگ مارے غم کے دیوانہ ہو جائیں ان کی کمریں ٹوٹ جائیں لیکن اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے صدیوں بعد قربِ قیامت میں کوئی تسلی دہندہ آئے جو ان کے غم و حزن کو دور کر کے ان کی کمروں کو سیدھا کرے۔ فیا للعجب۔ کس قدر بعید از عقل بات ہے۔ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۔

باقی رہا حضورؑ کا یہ فرمانا کہ تم خدا کی "قدرتِ ثانی" کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ درست ہے۔ حضورؑ نے یہ فرمایا ہے لیکن اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ ساری جماعت آپؑ کی اس تاکیدی اور آخری نصیحت کے مطابق دعاؤں میں مشغول ہو جائے تا آپؑ کی وفات کے بعد کوئی پریشانی کی صورت پیدا نہ ہو بلکہ جلد سے جلد "قدرتِ ثانیہ" کا ظہور ہو کر جماعت کی شیرازہ بندی ہو جائے اور وہ ایک ہاتھ پر جمع ہو کر دین اسلام کی خدمت کا باعث بنیں رہیں۔ چنانچہ دعاؤں کا سلسلہ حضورؑ کی زندگی میں ہی شروع ہو گیا اور جماعت کی ان دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور شرفِ قبولیت بخشا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد چند گھنٹوں کے اندر اندر "قدرتِ ثانیہ" کا ظہور ہو کر خلافتِ احمدیہ کا قیام ہو گیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلیٰ ذٰلِكَ!

پھر ایک بات یہ پیش کی جاتی ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد "مصلح موعود" کا ظہور ہے اور "مصلح موعود" کا ظہور تین سو سال بعد ہوگا۔ ہم مبایعین جماعت احمدیہ کے نزدیک بھی "قدرتِ ثانیہ" کا ایک مظہر بے شک "مصلح موعود" کی شکل میں ہونا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی شناخت کی جو علامات بیان فرمائی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ "مصلح موعود" نے آپؑ کی اپنی موجودہ نسلی اولاد اور آپ ہی کی ذریت و نسل سے ہونا تھا جس کے متعلق پیشگوئی ۱۸۸۶ء بتاتی ہے کہ اس نے نو سال کے اندر اندر آپ کی زندگی میں پیدا ہونا تھا اور فضل عمر نام کی رعایت سے عمر کا پانے والا اور حضرت عمرؓ کی سی ذاتی حیثیت حاصل کرنے والا ہونا تھا۔ بالفاظ دیگر "مصلح موعود" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ دوم بننا تھا۔ واقعات و شواہد علی الاعلان اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ ان سب علامات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزندوں میں سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ پیشگوئی "مصلح موعود" کے مصداق ثابت ہوئے۔ آپؓ نے لمبی عمر بھی پائی۔ روح القدس سے تائید یافتہ اور صاحبِ الہام بھی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ اور جانشین بھی تھے اور اس طرح حضرت عمرؓ والی فضیلت بھی پائی۔ اندریں حالات "مصلح موعود" کے ظہور کو تین سو سال بعد قرار دینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح ارشادات کے سراسر منافی ہے کیونکہ اگر "مصلح موعود" "قدرتِ ثانیہ" کا مصداق ہے تو پھر اس نے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہونا تھا اور جماعت کے شیرازہ کو مضبوط اور دین کی تمکنت کا باعث بن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد کے قریب ترین عرصہ میں ہونا تھا نہ کہ تین سو سال بعد۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ "قدرتِ ثانیہ" کا ظہور معاً آپ کی وفات کے بعد سے شروع ہوگا۔ آپؑ لکھتے ہیں:۔

"دوسری قدرت نہیں آ سکتی
جب تک میں نہ جاؤں لیکن
جب میں جاؤں گا۔ تب خدا
اس دوسری قدرت کو
بھیج دے گا۔"

یہ دو فقرے بڑے غور طلب ہیں۔ اگر حضورؑ اتنا ہی فرماتے کہ "دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں" تو بھی اس بات کے ثبوت کے لئے کافی تھا کہ جب قدرتِ اولیٰ جاتی رہے گی یعنی آپؑ کی وفات ہو گی تو اس کے بعد "قدرتِ ثانیہ" کا ظہور ہوگا لیکن آپؑ نے صرف اسی ایک فقرہ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس غرض سے کہ کسی قسم کا اشتباہ باقی نہ رہے اس فقرہ کے ساتھ آپ نے مزید یہ بھی تحریر فرمایا۔ "لیکن میں جب جاؤں گا تب خدا اس دوسری قدرت کو بھیج دے گا۔" یہ واضح صاف ثبوت ہے اس بات کا کہ "قدرتِ ثانیہ" کا ظہور حضورؑ کی وفات کے معاً بعد مقدر تھا جو نظامِ خلافت کی صورت میں ظاہر ہونا تھا اور مختلف اوقات میں اپنی اپنی باری پر اس نظامِ خلافت کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے متعدد خلفاء نے آنا تھا جن میں سے ایک "مصلح موعود" بھی ہے۔

پس ہم تسلیم کرتے ہیں کہ "قدرتِ ثانیہ" کا ایک مظہر "مصلح موعود" بھی ہے لیکن یہ بات ہرگز ہرگز درست نہیں کہ اس کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے سو سال بعد یا تین سو سال بعد ہونا ہے کیونکہ یہ امر حضورؑ کے اپنے واضح ارشادات اور مصلح موعودؓ کی علامات کے منافی ہے جیسا کہ ابھی واضح کیا جا چکا ہے۔

بہرحال یہ ماننا پڑے گا کہ "قدرتِ ثانیہ" یا دوسری قدرت سے مراد نظامِ خلافت ہی ہے۔ نہ کوئی اور [illegible] اور یہی موقف درست ہے

برگزیدہ مامور کی تصریح کے خلاف کہنا نافرمانی ہے۔

"قدرتِ ثانیہ" اور "دوسری قدرت" کی اس واضح تعبیر اور تصریح کے بعد کسی دوسرے موقف یا خیال کو پیش کرنا اور اسے اپنانا درحقیقت خدا اور اس کے برگزیدہ مامور اور حکم و عدل کی سراسر نافرمانی ہے۔ خدا کے برگزیدہ رسول اور مامور کی بیان کردہ حقیقت کے خلاف کچھ کہنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ
نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ
جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا"

(سورۃ النساء آیت ۱۱۶)

کہ جو شخص رسول سے اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ حقیقت اور ہدایت کے خلاف کہتا یا کرتا ہے اور مومنوں کی تسلیم کردہ راہ کے خلاف کوئی اور راہ اختیار کرتا ہے اس کے لئے جہنم کی سزا مقدر ہے۔ دراصل ایسا شخص کبر و نخوت اور خود پسندی کا شکار ہے اور خدا اور اس کے برگزیدہ رسول اور مامور کی بات پر اپنی بات کو ترجیح دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید کی اسی ہدایت کے سلسلہ میں بڑے زوردار الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے
وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔
اور ہر حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے
اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ
چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے
قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور
خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے
پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے
کیونکہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں
عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے
آسمان پر اس کی عزت نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵)

(باقی)

○

درخواستِ دعا

مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی استاذ الجامعہ ربوہ کی اہلیہ محترمہ کا آپریشن فیصل آباد میں ۳۰ جنوری ۱۹۷۸ء کو ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

(سلطان احمد پیر کوٹی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۳۰

فہرست وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ کے چندہ کی تفصیلی فہرست بوجہ عدم گنجائش اب الفضل میں شائع نہیں ہوا کرے گی۔ جن بہنوں نے بیس روپے یا اس سے زائد رقم ادا کی ہے ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اگر کسی کے حساب میں غلطی ہو تو اطلاع دیں۔ ابھی ایک لاکھ روپے کے قریب مہمان خانہ کی تکمیل کے لئے ضرورت ہے۔ جن بہنوں نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا وہ اس طرف توجہ کریں۔ اسی طرح لجنات میں سے کوئی لجنہ ایسی نہیں رہنی چاہیئے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ حضور کے ارشاد کی اطاعت کرتے ہوئے اس میں حصہ لیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ بشریٰ سجاد صاحبہ	عزیز آباد کراچی	۲۵ــــ۰۰
" مسرت خلیل صاحبہ	" "	۲۵ــــ۰۰
" اہلیہ صاحبہ مرزا صادق علی صاحب	" "	۲۰ــــ۰۰
" انیسہ محمود صاحبہ	" "	۲۵ــــ۰۰
" زبیدہ بیگم صاحبہ	گلستان "	۲۵ــــ۰۰
" سکینہ بیگم صاحبہ	" "	۱۰۰ــــ۰۰
" ناصرہ بھٹی صاحبہ	عزیز آباد "	۲۰ــــ۰۰
" مبارکہ بیگم اکبر خان اصغر صاحب	" "	۵۰ــــ۰۰
" ناصرہ ناصر صاحبہ	" "	۱۰۰ــــ۰۰
" نسیمہ جمیل صاحبہ	" "	۲۰ــــ۰۰
لجنہ اماء اللہ	"	۶۴ــــ۵۰
"	بھنگو حاکم والا	۲۰۰ــــ۰۰
"	گجرات	۳۰ــــ۰۰
مکرم چوہدری حاکم علی منجانب والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ	ربوہ	۳۰۰ــــ۰۰
لجنہ اماء اللہ	سیالکوٹ	۴۵ــــ۰۰
"	چک 8/M.B سرگودھا	۶۰ــــ۰۰
"	سانگلہ ہل	۲۱۰ــــ۰۰
"	گوجرہ	۴۷ــــ۰۰
"	قلعہ صوبہ سنگھ	۱۰۰ــــ۰۰
"	شہباز پور	۶۰ــــ۰۰
"	ٹیکسلا	۳۵ــــ۰۰
"	چک ۳۳ ملکووالا سرگودھا	۳۵ــــ۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مرزا نذیر احمد صاحب منجانب ہمشیرہ مرحومہ مجیدہ بیگم صاحبہ۔ میرپور خاص		۱۰۰ــــ۰۰
" سلیمہ بیگم صاحبہ	میرپور خاص	۱۰۰ــــ۰۰
" اہلیہ صاحبہ معقیت صاحب	گلبرگ لاہور	۱۰۰ــــ۰۰
" ملک رشید صاحب	" "	۵۰ــــ۰۰
" اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ	چک 30/11.L ساہیوال	۵۰ــــ۰۰
" فرح حمید صاحبہ بنت عبد الحمید صاحب	کراچی	۴۸ــــ۰۰
" والدہ صاحبہ ثناء اللہ صاحب ماسٹر	چک 30/11.L ساہیوال	۲۵ــــ۰۰
" اہلیہ صاحبہ چوہدری ظفر احمد باجوہ صاحب	" "	۵۰ــــ۰۰
" نصیر احمد باجوہ صاحب	" "	۲۰۰ــــ۰۰
" نصیر احمد سندھو صاحب	" "	۲۵ــــ۰۰
لجنہ اماء اللہ	چک ۲۷۵ کرتار پور فیصل آباد	۵۰ــــ۰۰
لجنہ اماء اللہ	تتر گرٹی گوجرانوالہ	۵۰ــــ۰۰
"	کلسیاں شیخوپورہ	۱۹۵ــــ۰۰
"	کھاریاں	۶۰ــــ۰۰
"	چک ۱۶۱ مراد بہاولنگر	۲۰ــــ۰۰
مکرمہ فرحت سیف صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۱۵۰۰ــــ۰۰
" امۃ الوہاب صاحبہ	خوشاب	۲۵ــــ۰۰
" امۃ الباسط صاحبہ	"	۲۵ــــ۰۰
" امۃ الرحیم ٹھٹھی صاحبہ	چنیوٹ	۲۵ــــ۰۰
مکرم مرزا شریف احمد صاحب از طرف والدہ عائشہ بی بی صاحبہ مرحومہ	جیکب آباد	۵۰ــــ۰۰
مکرمہ سیدہ رفیعہ بخاری صاحبہ	سیدانوالی سیالکوٹ	۲۰ــــ۰۰
" زبیدہ بیگم اہلیہ چوہدری مختار احمد صاحب	خوشاب	۲۰ــــ۰۰
" مسز قانتہ احسان صاحبہ	امریکہ	۵۰۰ــــ۰۰
" امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ابراہیم صاحب	لاہور	۱۰۰ــــ۰۰
" نسیم فردوس صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد الرحمن چغتائی صاحب	"	۱۰۰ــــ۰۰
لجنہ اماء اللہ	پیر کوٹ ثانی گوجرانوالہ	۹۶ــــ۰۰
"	چک منگلہ	۱۲۰ــــ۰۰
"	چک 84/الف بہاولپور	۶۸ــــ۰۰
"	بہاولنگر	۵۰ــــ۰۰
"	اڈرحمہ سرگودھا	۳۵ــــ۰۰
مکرمہ نگہت صاحبہ اہلیہ چوہدری لئیق احمد صاحب	نائیجیریا	۱۰۰۰ــــ۰۰

رسید بک انصار اللہ کی گمشدگی

مکرم مولوی امام الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بھاڑہ آزاد کشمیر نے جلسہ سالانہ پر دفتر مجلس مرکزیہ سے نئی رسید بک نمبر ۲۴۳ جاری کروائی تھی واپس جاتے ہوئے یہ رسید بک بمعہ ایک بیگ دارالذکر لاہور سے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو رسید بک واپس بھجوا کر مشکور فرمائیں۔ نیز احباب اس رسید بک پر چندہ ادا نہ کریں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تصحیح

الفضل ۲۷۹ مورخہ ۱۳/۱۲/۷۷ میں مکرم نصر اللہ ناصر صاحب چوہدری ساکن لندن کی وصیت میں ان کی آمد ۱۲۰/- پونڈ ماہوار آمد کی بجائے ۲۶/- پونڈ شائع ہو گئی ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ولادت

عزیزم عبد الحی صاحب بشارت فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶ر ستمبر ۱۹۷۷ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام مائدہ حی تجویز ہوا ہے نومولودہ محترم چوہدری عبد العزیز صاحب کھوکھر وکالت مال ثانی کی پوتی اور محترم گیانی واحد حسین صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جھنگ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری ناظر علی خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۶ لکھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد ان دنوں کچھ بیمار ہیں اور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(محمد رفیق کارکن دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم قریشی عطاء الرحمن صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ محترم قریشی عطاء الرحمن صاحب ناظر بیت المال (خرچ) صدر انجمن احمدیہ قادیان مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۷۸ء بروز پیر ساڑھے آٹھ بجے صبح امرتسر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم قریشی صاحب موصوف ذیابیطس کے مریض تھے اور اس مرض میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا تھا۔ ادویہ کے استعمال سے شوگر نارمل ہو جاتی تھی۔ کچھ عرصہ سے انہیں حبس البول کی تکلیف ہو گئی تھی۔ مقامی طور پر بذریعہ ادویہ علاج معالجہ ہوتا رہا۔ اس سے وقتی طور پر افاقہ ہوتا رہا مگر ڈاکٹروں کی یہی رائے تھی کہ اپریشن کروایا جائے۔ چنانچہ مختلف ٹیسٹ کروانے کے بعد یہی فیصلہ ہوا کہ اپریشن ہی کروا لیا جائے۔ شوگر پر کنٹرول کر لینے کے بعد امرتسر ہسپتال کے ایک ماہر ڈاکٹر صاحب نے ان کا اپریشن کر دیا اور اپریشن بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اور صحت بھی تدریجاً ٹھیک ہو رہی تھی۔ چونکہ قریشی صاحب کی عام صحت بہت کمزور تھی اور اپریشن کے بعد مسلسل لیٹے رہنے اور غذا ہضم نہ کر سکنے کی وجہ سے صحت مزید کمزور ہو گئی تھی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے انٹروینس گلوکوز بھی دیا جاتا رہا مگر اس سے شوگر پر اثر پڑتا تھا۔ اسی کشمکش میں گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور تقدیر تدبیر پر غالب آ گئی۔

ہسپتال میں ماہر ڈاکٹر صاحب کے علاوہ دوسرے ڈاکٹر صاحبان بھی بہت خیال رکھتے رہے۔ ایک وقت میں دو دو تین تین تیماردار بھی موجود رہتے تھے اور اپنے درویش بھائی کی خدمت میں خوشی محسوس کرتے تھے جزاھم اللہ خیراً۔ علاوہ ازیں بیمار پرسی کرنے والوں کے ذریعہ ان کی صحت کی باقاعدہ اطلاع قادیان پہنچتی رہی۔ ۳۰ جنوری کی صبح تک طبیعت ٹھیک چلی آ رہی تھی مگر یکدم حالت خراب ہو گئی اور ۸½ بجے صبح قریشی صاحب اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

قریشی صاحب موصوف ۱۹۱۲ء میں قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ میٹرک پاس کر لینے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ملازمت اختیار کر لی مختلف ادارہ جات میں بڑے ذوق و شوق اور محنت سے کام کرتے رہے۔ حسابات، خط و کتابت، قواعد صدر انجمن احمدیہ اور روایات سلسلہ سے خوب واقف تھے تقسیم ملک کے بعد کوشش کر کے قادیان میں رہ کر خدمت سلسلہ کو ترجیح دی اور پُر آشوب زمانہ میں نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ وقت گذارا مختلف عہدوں پر پوری ذمہ داری کے ساتھ فرائض سرانجام دئے اور کئی سالوں سے ناظر بیت المال (خرچ) کے طور پر کام کرتے چلے آ رہے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی اسی عہدہ پر مقرر کئے گئے۔

درویشی کے زمانہ میں حج بیت اللہ کی توفیق پائی بلکہ اپنے مرحوم والدین کی طرف سے بھی حج بدل کروایا۔ قرآن مجید کی تلاوت بڑی روانی کے ساتھ کر سکتے تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگانِ سلسلہ کی کتابیں خرید کرتے اور انہیں زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ بہت نیک وجود تھے۔ ساری زندگی خدمتِ سلسلہ میں گذاری۔ نہایت خوش دلی، محنت اور ذمہ داری کے ساتھ کام کیا۔ چونکہ ان کے اکلوتے بیٹے عزیز مطیع الرحمن صاحب کی لندن سے ۲ بجے تک قادیان پہنچنے کی اطلاع تھی اس لئے نعش کو ضروری ٹیکے اور ادویہ وغیرہ لگوا کر قادیان لے جا کر رکھا گیا تا کہ ان کا بیٹا وہاں پہنچ کر اپنے والد محترم کا چہرہ دیکھ سکے۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہو گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے اور ان کے بیٹے، بہن بھائیوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

ضروری اطلاع

محکمہ سوئی گیس نے عوام کی سہولت کے لئے ایک شکایت دفتر تحصیل چوک چنیوٹ میں قائم کر رکھا ہے جس کا فون نمبر ۹۵۶ ہے۔ لیکیج یا دوسری فنی خرابی کے لئے فون نمبر ۹۵۶ چنیوٹ کو مطلع فرما کر اپنی شکایت کا ازالہ کر سکتے ہیں۔

ناظم جائیداد
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

زعماء کرام انصار اللہ سے ضروری گذارش

جیسا کہ انصار اللہ احباب کو معلوم ہے کہ ہمارا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے اور مالی امور میں تیاری بجٹ کے کام کو بڑی اہمیت حاصل ہے مگر ابھی تک بہت کم مجالس سے ۱۹۷۸ء کے بجٹ موصول ہوئے ہیں جبکہ اس سال کا ایک ماہ ختم ہو چکا ہے اندریں صورت زعماء کرام سے گذارش ہے کہ صحیح تشخیص کے ساتھ بجٹ ۱۹۷۸ء تیار کر کے جلد ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ مہر بی بی صاحبہ زوجہ میاں فتح محمد صاحب رام گڑھ مغلپورہ لاہور مورخہ ۱۸/۱/۷۸ بروز بدھ بوقت قریباً دو بجے رات بعمر قریباً ۸۵ سال وفات پا کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بچپن سے ہی باقاعدگی سے پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار تھیں۔ نماز میں باقاعدگی کے باعث صفائی اور پاکیزگی کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔

آپ کی اولاد میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں جو سوائے ایک بیٹے کے باقی سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ خاکسار ان کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا بیٹا ہے۔ خاکسار کو کچھ عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بطور پرائیویٹ سیکرٹری کام کرنے کی بھی توفیق ملی ہے۔ خاکسار کے والد میاں فتح محمد صاحب مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کے چھوٹے بھائی ہیں۔ احبابِ جماعت خاکسار کی والدہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار لندن سے والدہ کی وفات کے تین روز بعد لاہور پہنچا جبکہ وہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپردِ خاک ہو چکی تھیں۔ دل کو بہت صدمہ ہوا مگر جب یہ معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت خود نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ پڑھانے کے بعد خاکسار کے والد صاحب اور بھائیوں سے اظہار ہمدردی فرمایا تو خاکسار کو بہت ڈھارس ملی۔

(خاکسار محمد شریف اشرف مقیم لندن حال ربوہ۔ پاکستان)

لیڈی کلرک کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں یکم مارچ سے ایک لیڈی کلرک کی ضرورت ہے۔ صرف ایسی لڑکیاں درخواستیں بھجوائیں جن کی تعلیم بی۔ اے یا اس کے قریب قریب ہو۔ ٹائپ کرنا جانتی ہوں اور اکاؤنٹس کے کام سے دلچسپی ہو۔ درخواستیں اپنے مکمل پتہ کے ساتھ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام دفتر لجنہ میں بھجوائیں۔ درخواستیں ۱۵ فروری تک پہنچ جائیں۔ ۱۸ فروری بروز ہفتہ درخواست دینے والیوں کا تحریری امتحان اور انٹرویو صبح ۹ بجے لیا جائے گا۔

(آفس سیکرٹری دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۲ کالم ۳ کی دوسری سطر میں تاریخ سہو کتابت کی وجہ سے غلط چھپ گئی ہے اصل تاریخ ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴